



سوال

(288) داڑھی رکھنا نبی ﷺ کی سنت ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

داڑھی رکھنا نبی ﷺ کی سنت ہے۔ بہت سے لوگ اس کے تارک ہیں۔ کوئی مونڈنا ہے کوئی اس کے بال اکھیڑ دیتا ہے کوئی کاٹ کر چھوٹی کر لیتا ہے کوئی سرے سے اس کا منکر ہے۔ کوئی کہتا ہے ”یہ سنت ہے اگر رکھی جائے تو ثواب ہے نہ رکھی جائے تو گناہ نہیں۔“ بعض بے وقوف تو یہاں تک کہہ جیتے ہیں کہ اگر داڑھی اچھی چیز ہوتی تو زیناف نہ آگتی۔ (اللہ ان کو سوا کرے) ان مختلف افراد کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے؟ اور جو شخص نبی کریم ﷺ کی کسی سنت کا منکر ہو اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جناب رسول اللہ ﷺ کی صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ داڑھی کولبا ہونے دینا اور بڑھانا واجب ہے اور اسے مونڈنا یا کاٹنا حرام ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(قُضُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللَّحَىٰ خَالِفُوا الشَّرِکِیْنَ) (متفق علیہ صحیح بخاری کتاب اللباس، ج: ۲۳، ح: ۵۸۹۲، صحیح مسلم ج: ۲۵۹)

”مونچھیں کاٹو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔ مشرکین کی مخالفت کرو۔“

صحیح مسلم اور میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(جَزُوا الشَّوَارِبَ وَأَزْخُوا اللَّحَىٰ، خَالِفُوا النُّجُوسَ) (صحیح مسلم ج: ۲۶۰۔)

”مونچھیں کاٹو اور داڑھیاں بڑھاؤ، مجوسیوں کی مخالفت کرو۔“

ان دونوں حدیثوں سے اور اس مفہوم کی اس اور بہت سی حدیثوں میں آتا ہے کہ داڑھی رکھنا اور اسے بڑھانا واجب اور اسے مونڈنا اور کاٹنا حرام ہے جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا ہے۔ جو شخص اس بات کا قائل ہے کہ داڑھی رکھنا ایسی سنت ہے جس پر عمل کرنے سے ثواب ہوتا ہے اور ترک کرنے سے گناہ نہیں ہوتا تو وہ غلطی پر ہے اور صحیح حدیثوں کی مخالفت کر رہا ہے۔ کیونکہ امر (حکم) کا اصل معنی واجب ہی ہے اور نہی (مانعت) سے حرمت ثابت ہوتی ہے۔ صحیح حدیث کے ظاہر مفہوم کو ترک کرنا جائز نہیں الا یہ کہ کوئی ایسی دلیل مل جائے جس سے معلوم ہو کہ اس مقام پر ظاہری معنی مراد نہیں اور مذکورہ بالا حدیثوں کے ظاہری معنی (وجوب) کو ترک کرنے (اور استہباب مراہیلینے) کی کوئی دلیل موجود نہیں۔



جامع ترمذی میں جو حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ داڑھی کے طول اور عرض میں سے کچھ کم کر دیا کرتے تھے۔ وہ حدیث باطل ہے کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔ مذکورہ بالا روایت میں ایک راوی ”مستم بالکذب“ ہے یعنی وہ جھوٹ بولا کرتا تھا۔ جو شخص داڑھی کا مذاق اڑاتا اور اسے زیر نمانت کے بالوں سے تشبیہ دیتا ہے وہ بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کر رہا ہے جس کی وجہ سے وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ کیونکہ قرآن مجید یا صحیح حدیث سے ثابت ہونے والے کسی حکم کا مذاق اڑانا کفر و ارتداد کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ أَلْبَدُّ لِلَّهِ وَأَيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ۚ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ... التوبة

”کیا تم اللہ تعالیٰ سے اس کی آیتوں سے اور اس کے رسول سے مذاق کرتے ہو؟ معذرت نہ کرو۔ تم ایمان لانے کے بعد پھر کافر ہو گئے ہو۔“

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ دار السلام

ج 1

محدث فتویٰ